

دعوت و عزیمت کے علمبردار

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

صدیاں گزشتیں عشاق کے ذکر میں آج یہ تاثیر ہے، تو ان کی پاک صدقوں اور صحبتوں کی گہرائیوں اور دریاہوں کا کیا حال ہوگا؟ (مولانا آزاد)

آج کی محفل میں انہی عشاق میں سے ایک ایسے مردِ حق شناس، بلند ہمت اور صاحبِ عزیمت کا ذکر کرنے کے لئے قلم اٹھایا گیا ہے جسکی قبر اندر پر کھڑے ہو کر اقبال مرحوم نے یوں خراج عقیدت پیش کیا۔

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی آمد پر وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذوق ہیں شرمندہ ستارے اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جسکی بھانگیر کے آگے جسکے نفس گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایہٴ الفت کا نگہبان اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار (بالجبریل)
اور جس کی عظمتوں اور رفعتوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر آزاد اپنی کتاب "پیر چنگ آف اسلام" میں رقمطراز ہے کہ :

"شہنشاہِ بھانگیر (۱۵۰۵ء تا ۱۵۵۵ء) کے عہد میں ایک سنی عالم شیخ احمد مجدد نامی تھے جو بدھ متی عقائد کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے۔ بدعتیوں کو اس وقت دربار میں رسوخ حاصل تھا۔ ان لوگوں نے کسی بہانے انہیں قید کر دیا وہ برسوں قید میں رہے۔ اس مدت میں انہوں نے اپنے رفقاء زندان میں سے سینکڑوں بت پرستوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنالیا۔"

اللہ اللہ کتنی صحیح اور درست شہادت ہے۔ مقامِ مجدد پر اعداء کی طرف سے ع

والفضل ما شہداتے بہ الامداد

اس سے آگے بڑھیں انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایٹھکس میں ہے کہ ،
 ”ہندوستان میں سترہویں صدی میں ایک عالم جن کا نام شیخ احمد مجدد تھا، جو ناحق قید کر دئے
 گئے تھے ان کے متعلق روایت ہے کہ انہوں نے اپنے قید خانے کے ساتھیوں میں سے کئی سو
 بت پرستوں کو مسلمان بنالیا۔“

یہ تذکرہ ہے اس صاحب عزیمت کا جس سے سازشی عناصر کے بہکانے پر شہنشاہ جہانگیر
 سردبار سجدہ کی توقع کئے ہوئے ہیں۔ لیکن وہ ”ایوان صدارت“ میں داخل ہو کر بلا خوف و خطر
 نہایت ہی پر اعتماد اور پر وقار لہجہ میں مغل بادشاہ کو مخاطب کر کے کہتا ہے۔
 ”بجز غلامی جہاں کے کسی اور کو سجدہ روا نہیں، اور اے جہانگیر کیا یہ ایک کھلی ہوئی سفاهت
 نہیں کہ میں اپنے ہی جیسے ایک مجبور و بے بس انسان کے آگے جھکوں۔“

اور جہانگیر ان کا منہ تکتا رہ گیا، اسے سمجھ نہیں آتی تھی کہ اس گدڑی پوش فقیر کا کیا کرے؟ آخر وہ
 جھنجھلا کر سزائے موت کا حکم صادر کرتا۔ لیکن جیسا کہ اس حکم پر اسے کسی غیبی طاقت نے جھنجھوڑا
 وہ فوری طور پر اسے منسوخ کر کے سزائے قید کا اعلان کرتا ہے۔ اور حضرت شیخ کو اجین کے
 قلعہ گوالیار میں نظر بند کر دیا جاتا ہے۔ جہاں سینکڑوں اخلاقی قیدی موجود ہیں۔ اس نزاع قیدی اور
 جرم کوئی کے مجرم کے پہنچنے سے کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں، وہی جسکا ذکر ابھی آپ نے سطور بالا میں
 پڑھا ہے۔

میراجی چاہتا ہے کہ رئیس المجتہدین کی مبارک زندگی پر ذرا تفصیلی روشنی ڈالوں، کیا عجب کہ
 اس قلندر و مود وانا کے توسط سے داور محشر کی عدالت میں روسیاسی سے بچ جاؤں۔ میرے
 یہ جملے بلاوجہ نہیں حضرت مجدد اپنے رسالہ مبدا و معاد میں تحدیث نعمت کے تحت ارقام
 فرماتے ہیں کہ ایک روز حلقہ احباب میں بیٹھا تھا کہ اپنی خرابیاں اس مذمتک سامنے آنے لگیں
 کہ فقر و درویشی سے خرامنا سببت معلوم نہ ہوتی تھی۔ اسی اثنا میں حدیث نبوی من تواضع اللہ
 رفعة اللہ کے موافق اس دور افتادہ کو خاک و ذلت سے اٹھایا گیا اور یکبارگی دل میں یہ آواز سنائی
 دی غفرت لك ملن تو مل بلک الخ بواسطۃ ادبغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ۔ اس مضمون
 کو بار بار فرما کر مجھے نوازا اور اس حد تک کہ شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہ رہی اور اس کے بعد اس
 الہام کے ظاہر کرنے پر مجھے مامور کیا۔

بیاید تو اے خواجه سلت مکن

اگر بادشاہ برمد پیروزن

شان مجددیت | حقیقت تو یہ ہے کہ بقول حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند آپ کا مجدد الف ثانی ہونا ہی عظمت و رفعت کی ایسی دلیل ہے کہ لامرید علیہ، جی چاہتا ہے کہ قاری صاحب موصوف کے ارشادات نقل کر کے مقام مجددیت و الف ثانی کو واضح کر دیا جائے! پڑھئے اور سر دھنئے!

”حضرت مجدد صاحب کی تاریخی حیثیت سے کتنی ہی طویل و عریض سوانح لکھی جاسکتے۔ لیکن ساری سوانح حیات کی وہ روح جس سے ان کی ذات گرہمی دنیا میں آفتاب بن کر چمکی اور آج بھی اپنے اندر وہی جذب مقناطیسی کا اثر رکھتی ہے۔ صرف ایک ہی صفت جمید ہے جو ان کے اس لقب ”مجدد“ سے نمایاں ہے۔ کسی ذات کا مجدد مان لینا اس کے غیر معمولی کمالات علیہ و علیہ کا اقرار کر لینا ہے۔ کیونکہ تجدید دین کا منصب اصلی تو انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ اور پھر اس میدان کے مرد وہ ہیں جو نبوت کے ترکہ کے وارث بن کر اس سے کوئی غیر معمولی حصہ پائیں۔ پس جس طرح کسی ذات کو نبی مان لینے سے اس کیلئے تمام بشری کمالات کا اقرار خود بخود لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کسی کو مجدد تسلیم کرنے سے اس میں وراثت نبوت کے غیر معمولی محفوظ کا اعتراف بھی خود بخود ہی لازم ہو جاتا ہے۔ منصب نبوت سے عہدہ مجددیت کی اس نسبت ہی کا یہ اثر ہے کہ جب طرح انبیاء علیہم السلام کو یہ منصب جلیل کسی اپنی شخصی حدود و یا کسی اجتماعی یا جماعتی تجویز سے نہیں ملتا۔ اسی طرح مجددوں کو بھی عہدہ تجدید نہ ان کی اپنی ذاتی جائفشانی و محنت سے ملتا ہے نہ کسی جماعت کے من سمجھوتہ سے، بلکہ یہ عرض من اللہ ایک مہربہ عظمیٰ ہوتی ہے جس کے لئے غیبی انتخاب سے افراد چن لئے جاتے ہیں اور مخلوق کے دلوں میں ان کی مقبولیت خود بخود قائم کر دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب طرح قرآن کریم نے انبیاء کرام کیلئے بعثت من اللہ کا لفظ اختیار کیا ہے، جیسے: هو الذی بعث فی الامیین رسولا مخصرا۔ یا جیسے حتی بعثت رسولا۔ یا جیسے بعثنا الیہم رسلا۔ وغیرہ۔ شیک اسی طرح حدیث نبوی نے مجددوں کیلئے بھی یہی ”بعثت من اللہ“ کا کلمہ اختیار کیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے: ان اللہ یبعث لہذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہما دینہما۔ (مشکوٰۃ) اور جیسے قرآن نے نبی کا انتخاب من اللہ بتلایا ہے: اللہ اعلم حیث یجعل رسالہ۔ ایسے ہی اس حدیث میں مجدد کی نسبت بھی ان اللہ بیعت فرمایا گیا ہے جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان دونوں منصبوں کا انتخاب من جانب اللہ ہی ہوتا ہے۔ فرق اگر ہے

تو یہ کہ نبوت اصل ہے اور تجدید اس کا فعل ہے۔ وہاں الہام قطعی ہے۔ جسکو جی کہتے ہیں۔ یہاں
 ظنی ہے۔ اس کا منکر خارج از اسلام ہے اس کا منکر خارج از صلاح و تقویٰ ہے۔ بہر صورت تجدید
 نبوت کا ایک نہایت ہی روشن اور درخشاں پرتو ہے۔ اس لئے مجدد علم و عمل کے لحاظ سے
 بنی کا سایہ اور اخلاق و ملکات کے لحاظ سے بنی کا نمونہ ہوتا ہے۔ پس مجدد کہ لینے کے بعد کسی
 اور منقبت کا درجہ ہی نہیں رہتا کہ اس کے ذریعہ مجدد کی تعریف کی جائے اور اگر کی جائے گی
 تو وہ اسی وصف تجدید کی تفصیل ہوگی جس کا متن لفظ مجدد ہوگا پس اگر حضرت مجدد صاحب سلمہ
 مجدد ہیں اور ضرور ہیں، تو ان کی ہمہ منقبت یہی ہے کہ وہ مجدد ہیں اور الف ثانی کے مجدد ہیں۔
 آگے چلیں اور الف ثانی کے متعلق سنیوں یہاں بھی مضمون قاری صاحب کا ہے لیکن ہم نے بخوف
 طوالت تلخیص کر دی ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں:

”الف ثانی (دوسرا ہزارہ) کا آغاز امت کے حق میں تمام اگلے پچھلے فتنوں کا فتح باب تھا کیونکہ
 امت کی خیریت ختم ہو جانے سے متعلق حضور ختمی مرتبت فداہ روحی و جسدی کے دوا ارشاد
 ہیں یعنی پانچ سو سال اور ہزار سال! جیسا کہ دونوں روایات احادیث میں موجود ہیں۔ اور
 ارباب نظر سے مخفی نہیں کہ پانچ صدیاں گزر جانے پر فتنہ تاتار نے جو تہلکہ مچایا اس سے نہ
 صرف خیریت امت بلکہ جہاں سے مسلمانوں کا اور ان کی شوکت و قوت کا استیصال ہو چکا
 تھا۔ لیکن حافظ حقیقی نے بالآخر اپنی تاتاریوں کے دلوں کو مائل بہ اسلام کیا اور وہ قبول اسلام
 پر مجبور ہو گئے اور اسی پر پس نہیں بلکہ خلافت عثمانیہ کا سنگ بنیاد رکھ کر اسلام کی وکالت شروع
 کر دی۔ ہے عیاں یروش تاتار کے افسانے سے پاساں مل گئے کچھ کہ صہم خانے سے
 — اور حقیقت میں یہ قصر خلافت نہیں بلکہ قصر امت کا سنگ بنیاد تھا۔ پس قلب نبوی پر
 یہ فتنہ منکشف ہوا تو آپ نے امت کی عمر پانچ سو سال ارشاد فرمائی چھٹی صدی سے گویا امت
 کی تعمیر نو شروع ہوئی اور اس کے علوم و کالات کی اشاعت کا ایک بہترین دور شروع ہوا لیکن
 پھر دس صدیوں کے اتمام تک جو حالت ہوئی اور صطرح ملی قدریں پانچ سو میں مسلمان زہل و مالی
 کا شکار ہوا تحریبی قوتوں نے جس عیاری و مکاری سے فتنہ اسلامیہ کی جدید بنیادوں میں نزول
 پیدا کیا اور بالخصوص ہندوستان میں بابر سے لیکر اکبر تک مخصوص حالات کے پیش نظر جس انتہائی
 ناگفتہ بہ اور ملت کش تحریک نے جنم لیا اسکی تفصیلات سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور طوالت کا
 بھی خطرہ ہے اس لئے قارئین کو اشارات سے واقف کرانا ہوا اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ دس

صدیوں تک کی انتقام کی حالت کو دیکھ کر آپ خود اندازہ فرمائیں کہ اس وقت جو مجدد ہوگا اسکی روحانیت کس قدر بلند پایہ اور اس کا طرز تعلیم کس درجہ فوٹر اور ہمہ گیر ہوگا جو ان فتن میں امت کے ایمانوں کی نگہبانی کرے۔ اور ان ظاہری دباظنی آفات کے پھیرلوں میں کشتی اسلام کو کھیتا ہو انکار سے آگائے۔ وہی الف ثانی کے مجدد حضرت امام ربانی ہیں جن کے علوم و معارف نے دنیا سے کفر و منال میں ہلکے بچا دیا۔ تعلیمات شیخ کے سارے گوشے نہ سہی صرف مکتوبات امام کریمک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ اللہ علوم ظاہری دباظنی کا ایک انتہا سمندر ہے جبکی گہرائیوں کا علم نہیں جن میں حقانی شریعہ و اسرار نقیبہ کا عظیم المثال ذخیرہ موجود ہے۔ خوارق و کمالات کا سمندر اندر رہا ہے۔ پھر چونکہ اس دور کا سب سے گہرا مرض ابتداء و بدعت پسندی تھا جو پوری عمارت دین کو منہدم کرنا چاہتا تھا۔ اس لئے نباض سرمد اور حکیم اسلام نے جتنی اس پر توبہ دی شاید کسی دوسرے مسئلہ پر دی ہو۔ الغرض حضرت امام کے بے انتہا مناقب میں صرف یہ دو جملے کافی ہیں ایک یہ کہ وہ مجدد ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ الف ثانی کے مجدد ہیں۔ جو بشیرت حدیث نبویؐ خیر فتن کے لحاظ سے خطرناک حدیث تھی اور جب کا تقاضہ تھا کہ ایسے خطرناک دور میں کوئی معولی نہیں بلکہ رئیس المجاہدین بیجا ہائے بران عظیم ہانک و فتن کی مدافعت کر سکے۔

آئینہ سطور میں آپ حضرت امام کی زبردست مجددانہ سرگرمیوں کا جائزہ لیں اور انصاف سے کہیں کہ جس دور کے متعلق تبص حدیث ضرور و آفات کی برسات کی خبر دی گئی ہے۔ اس صدی کے مجدد نے کس عزیمت و ہمت سے کام لیا علی برکتوں اور عملی ہمتوں کی لگاتار جھڑی لگا کر کس طرح گندگی اور کچر کو دھو کر اجساد امت کو صاف کیا اور عرب و عجم میں کس طرح اپنی برکات کی تازگی پھیلا دی۔

عذر خدارحمت کنداں عاشقان پاک طینت را

حیرت ہے کہ صدی کے خود ساختہ مجددین جو ایسے اولوالعزم ارباب ہمت و صدق پر کیچڑ اچھالتے ہیں اور بڑی دھناتی سے کہتے ہیں کہ امام ربانی نے امت کے روگ کو پوری طرح سمجھنا نہ کیا، بلکہ جس غذا سے پر سیر کرانے کی ضرورت تھی وہی پھر کھلا دی۔ آہ! اس ستم ظریفی اور احسان ناسپاس کا کیا کہیں۔

حدیث تجدید امت پر ایک نظر | اب جبکہ حضرت مجدد صاحب کی پوری زندگی کے حقیقی جوہر اور منقبت اصلی سامنے آگئے ضرورت ہے کہ مختصر حدیث بعثت مجددین پر فنی اعتبار سے ایک نظر ڈال لی جائے۔ حدیث بالا ابو داؤد اور طبرانی میں ہے۔ محدث نبیل ملا علی القاری صنفی

شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو داؤد اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اسی سند صحیح ہے اور اس کے جملہ راوی ثقہ ہیں ایسے ہی امام حاکم نے اسکی تصحیح کی ہے نیز کنز العمال سے پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کو امام بیہقی نے بھی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اس کے علاوہ ابن نعیم نے حلیۃ الاولیاء میں امام بزاز اور حسن نے اپنے اپنے مسانید میں ادا بن عدی نے کامل میں روایت کیا ہے۔ دیگر ائمہ حدیث نے بھی تصحیح کی ہے۔

نیز اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ ایک صدی میں ایک ہی مجدد کا انحصار غلط ہے بلکہ ایک صدی میں کئی مجدد ہو سکتے ہیں اور مختلف علوم و فنون کے اعتبار سے علیحدہ علیحدہ ہونا بھی کوئی بعید نہیں۔ اس مسئلہ کی زیادہ تفصیل امام الہند فیلسوف حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی کتابوں میں ملے گی۔ نیز مولانا عبدالحی لکھنوی نے مجموعہ الفتاویٰ میں مرقاة الصعود سے اور ملا علی القاریؒ نے مرقاة میں وضاحت کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کیا ہے۔ بخوف طوالت صرف ایک حوالہ پر اکتفا کرتا ہوں۔ مشہد محدث اور فقیہ اور دسویں صدی کے ایک مجدد ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ:

میرے نزدیک تجدید کرنے والے سے صرف ایک شخص مراد نہیں بلکہ ایک جماعت مراد ہے جو تجدید کرے گی اور یہ جماعت مختلف بلاد اور مختلف فنون و علوم شرعیہ میں ہوگی جو جس کیلئے زیادہ آسان ہے۔ اس میں مفتی مناظر مدس مؤلف مصنف وغیرہ سب شامل ہیں بشرطیکہ انفرادی صدی، حمایت دین، احیاء سنت، اعلاء بدعت اور احقاق حق کی شرائط پوری ہوں۔

ہم نے مختصر اس مسئلہ کی وضاحت کر دی، تفصیلات کے طالب کتب متداولہ کی طرف رجوع فرمائیں۔ ان ابتدائی مقدمات کے بعد ہم رئیس المجددین سامی السنۃ قابع البدعہ قطب وقت جامع الشریعہ والطریقہ وارث کمالات ابو البرکات بدر الدین سیدنا حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی معروف بہ امام ربانی مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ و قدس اللہ روحہ و برکاتہ اللہ مضجعہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس بطل حریت حامل لواء شریعت کی مبارک و مسعود زندگی کا ناکہ پیش کرتے ہیں۔

عز زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا

۱۔ مرقات ص ۲۴۸ ۲۔ ص ۲۴۸ ۳۔ مجموعۃ الفتاویٰ ص ۱۵۱ ۴۔ مرقات الصعود السیوطی

۵۔ ص ۲۵۲ ۶۔ تلخیص مرقات ص ۲۴۸ ۷۔ ص ۲۵۲

نام و نسب | آپ کا اسم گرامی شیخ احمد سرہندی، والد محترم کا نام شیخ عبدالاحد ہے۔ اٹھائیس واسطوں سے آپ کا سلسلہ نسب حضرت امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق اعظمؓ سے مل جاتا ہے۔ اور اس نسبت فاروقی پر خود حضرت کو بھی ناز تھا۔ چنانچہ ملاحسن کشمیری کے اس سوال کے جواب میں کہ غلام صاحب اللہ میاں کو عالم الغیب کہنے سے منع فرماتے ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ جواباً ارشاد فرماتے ہیں :

”نوشتہ بردہ کہ شیخ عبدالکیم بن گفتہ است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ عالم الغیب نیست مخدوم فقیر را تاب استماع این سخنان نیست بے اختیار رگ فاروقیم در حرکت مے آید و فرصت تاویل و ترجمہ نمے دهد“۔ ۱۷

ایسے ہی ایک دوسرے مقام پر یہ خبر سن کر کہ قصبہ سامانہ ضلع لدھیانہ کے خطیب نے خطبہ جمعہ میں قصداً اسماء خلفاء راشدین کو ترک کر دیا ہے فرماتے ہیں :

”این استماع این خبر وحشت انگیز در شورش آورد رگ فاروقیم را حرکت داد و بچند کلمہ اقدام نمود“۔ ۱۸

آپ کے آبا کریم میں علماء و فقرا اہل دین و صلین باللہ کثرت سے تھے۔ بالخصوص آپ کے والد محترم ایک متبحر عالم بے نظیر مدرس اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے سلسلہ چشتیہ میں بیعت تھے۔ اور مجاز بھی ایسے ہی سلسلہ قادریہ میں صاحب اجازت تھے۔ رحمہم اللہ۔

سلسلہ نسب کی طرح آپ کا سلسلہ بیعت بھی عجیب و غریب اور کیا سے زمانہ ہے۔ بائیس واسطوں سے آپ خلیفۃ الرسول امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبرؓ سے سلسلہ نقشبندیہ میں مل جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ دوسرے سلاسل میں بھی صاحب اجازت تھے۔ لیکن اس سلسلہ سے والہانہ عقیدت تھی اور اس کے آپ مجدد بھی ہیں۔ اس نسبت عالیہ پر بڑا ناز تھا۔ ارشاد ہے :

الہی بر این جملہ خاصان خورشیش دلم را ز دست خودی کن رہا

وطن ولادت اور نشاۃ | آپ کے آباء کا وطن مدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفاً و تعلیم کے بعد کابل تھا۔ آپ کے ساتویں جد بزرگوار شیخ رفیع الدین صاحب خادم خصوصی مخدوم جہانیاں سید جلال الدین بخاریؒ سب سے پہلے اطراف سرہند میں سنام نامی مقام میں تشریف لائے اس

زمانہ کے بادشاہ فیروز شاہ تغلق کو امام ربیع الدین سے گہری محبت تھی۔ سید بخاری کی خواہش پر سلطان نے شہر سرہند بسایا اور تعمیر قلعہ کے وقت امام ربیع الدین نے حسب حکم شیخ سنگ بنیاد رکھا۔ اور پھر شیخ کے حکم ہی کے پیش نظر سنام چھوڑ کر سرہند تشریف لائے۔ حسب تصریحات امام ربانی سرہند ایک عظیم شہر تھا۔ جبکہ اس وقت ایک قصبہ ہے، سرہند کہ عظیم بلاد اسلام است۔ الخ مکتوب نمبر ۱۹ حصہ سوم دفتر اول۔ اور مکتوب نمبر ۲۱ حصہ ششم دفتر دوم میں ہے، بلدہ سرہند گویا زمین احیاء میں است الخ آگے بہت تعریف فرمائی۔ الغرض اس مبارک و مسعود جگہ میں ۱۴ اشوال ۹۷۱ھ بروز جمعہ نصف شب کے قریب ولادت ہوئی۔ اللہ اللہ شب جمعہ اور بدر کامل اپنی نورانی شعاعوں سے تمام جہاں ارضی کو اپنی خنک اور تیز روشنی سے بقیعہ نور بنائے ہوئے ہیں، اس عالم میں شیخ عبداللہ کے گھر شریعت و طریقت کے مہر تاباں کا طالع ہوتا ہے۔ کتنی نیک فال ہے؟ والد مرحوم خواب دیکھ چکے ہیں کہ تمام جہاں میں ظلمت و تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ سورہ بند اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ اچانک میرے سینہ سے نور نکلا جس میں ایک تخت ظاہر ہوا۔ اس تخت پر ایک صاحب تکیہ لگانے رونق افزہ ہیں ان کے سامنے ملاحدہ و زنا و قہ کو بیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی شخص باواز بلند کہہ رہا ہے۔ جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً۔ علی الصباح اس خواب کا تذکرہ حضرت شاہ کمال کیتلی سے کیا جن کے متعلق امام ربانی کا ارشاد ہے کہ سلسلہ قادریہ میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے بعد ان کی نظیر کم نظر آتی ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہارے یہاں ایک لڑکا ہو گا جس سے الحاد و بدعت کی ظلمت ختم ہوگی۔ اللہ اللہ کیسی سچی خواب اور کیسی صحیح بشارت تھی اور کیوں نہ ہو ارشاد نبوی ہے : ما یقیت من النبوة الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصادقة۔ (الحديث)

~~~~~ (باقی آئندہ) ~~~~~

|                                                                                                                                                                                                   |                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                     |                                     |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------|
| <p>معالج خصوصی<br/>برائے<br/>مرگی، ناسور، کینہ مالا<br/>بواسیر خونی، بلیڈ شوگر اور<br/>بہرین - تجربہ ۵۰ سال -<br/>حکیم دوست محمد لال سندھیا فٹہ<br/>معرفت<br/>بارون برادرس ماڈل ٹاؤن بی لاہور</p> | <p>جسم میں بھرپور خون ہو تو ہر بیماری ختم ہو جاتی ہے۔ زندگی<br/>سونا، چاندی، فولاد، مرجان، عقیق اور دیا قوت ایسی شاندار<br/>دوائیوں سے تیار کی جاتی ہے۔ بے ضرر، ہاضم اعلیٰ، مؤملہ<br/>بکثرت خون۔ اس کے استعمال سے اعصاب مضبوط<br/>دل، دماغ، معدہ اور جگر صحت مند، بینائی تیز، بڑھاپے<br/>کی آمد اور ہرگز دوسری کا مکمل بے تاب۔ ۲۱ دھن کیلئے دس روپے۔<br/>ہارورس برادرز سے حاصل کیا گیا۔ لال پور</p> | <p>شاندار<br/>کیپ شول<br/>زندگی</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------|